سوال

(584) ایلاء کی تعریف کیا ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

1 ایلاء کی تعریف کیا ہے؟ ایک خاوند نے اپنی بیوی سے بدیں الفاظ علیحدگی اختیار کر رکھی ہے۔ ''خدا نہ تجھے میری شکل دکھائے، نہ مجھے تیری صورت دکھائے اور ہمیں موت آلے۔ ہمارا مقدمہ بارگاہِ رب العزت میں ہی طے پائے گا۔''

ان الفاظ کے بعد وہ زوجین آپس میں نہیں ملتے، ایک سال گزر جاتا ہے۔ باقاعدہ طلاق نہیں دی گئی۔ کیا مذکور بالا الفاظ طلاق کے قائم مقام سمجھے جائیں گے؟

2 مرد نے قسم یا حلف اٹھا کر متذکرہ الفاظ نہیں کہے۔ تو کیا چار ماہ کی مدتِ ایلاء کا اطلاق اس کیس پر ہوگا؟

3 خاوند اپنی بیوی کو طلاق دے ڈالتا ہے، مگر بیوی کہیں دور ہے، اس کو طلاق کی اطلاع نہیں ملی۔ کیا طلاق ہو جائے گی؟ جب کسی ذریعے سے بیوی سے رابطہ ہو جائے تو اسے مطلع کر دیا جاتا ہے۔

4 خاوند کی کہی ہوئی یا لکھ کر دی گئی طلاق اگر بیوی وصول کرنے سے انکار کر دیتی ہے تو اندریں صورت طلاق کا نفاذ ہو جائے گا؟

5 بالغ اولاد اگر بوجوہ اپنی والدہ کے موقف کی حامی ہو اور حالتِ تنازع میں یا طلاق کے بعد بھی اولاد اپنے باپ سے ملنا ہرگز پسند نہ کرے۔ اپنی انتہائی غلط کار اور مبینہ نافرمان ماں کو ہی حق پر سمجھ کر والد سے ہمیشہ کے لیے کٹ جانے کا اعلان کر دے تو اس صورت میں باپ کی وراثت یا دیگر شرعی حقوق وفرائض کی ادائیگی کی کیا صورت ہونی چاہیے؟ جبکہ والد بہر حال اپنی اولاد کو اپنے پاس رکھنا چاہتا ہے، مگر فاحشہ اور انتہائی بداخلاق والدہ نہ خود راہِ راست پر آتی ہے نہ اولاد ہی ایسا کرتی ہے۔

6 اولاد اعلانیہ کہتی ہے کہ ہمیں نہ ایسے والد کی ضرورت ہے نہ اس کی جائیداد کی اور مع اپنی والدہ کے ساری اولاد بیرونِ ملک رہائش پذیر ہو۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

خاوند کا بیوی کے پاس نہ جانے کی قسم اٹھالینا یا پختہ تاکیدی بات کہہ دینا ایلاء کہلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں فرمایا: { لِلَّذِينَ يُؤْلُونَ مِن نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ فَإِن فَآءُو فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ o وَإِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَإِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ o} [البقرة: ۲۲۶۔۲۲۷] ''جو لوگ اپنی

1 صحیح سنن ترمذی للألبانی الجزء الاوّل حدیث : ۸۹۴

بیوی سے (تعلق نہ رکھنے کی) قسمیں کھائیں ان کے لیے چار مہینے کی مدت ہے ، پھر اگر وہ لوٹ آئیں ، تو اللہ تعالیٰ بھی بخشنے والا مہربان ہے ۔ اور اگر طلاق کا ہی قصد کر لیں تو اللہ تعالیٰ سننے والا جاننے والا ہے ۔'']

2 متذکرہ الفاظ ایلاء میں داخل ہیں ۔ لہٰذا مذکورہ بالا آیت کی روشنی میں اس معاملہ کو نپٹایا جائے گا ۔ دیکھئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاص موقع پر فرمایا : ''میں آئندہ شہد نہیں پیوں گا ۔'' اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی ۔ جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بات کو قسم قرار دیا ۔ {قَدۡ فَرَضَ اللّٰہُ لَکُمۡ تَحِلَّةَ اَیۡمَانِکُمۡ ط} [التحریم : ۲] [''تحقیق اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے قسموں کو کھول ڈالنا مقرر کر دیا ہے ۔'']

3 اس صورت میں بھی طلاق واقع ہوجاتی ہے ۔

4 ہاں 1 اس صورت میں بھی طلاق نافذ ہوجاتی ہے ۔ طلاق واقع یا نافذ ہونے کے لیے بیوی کو طلاق کا علم ہونا یا بیوی کا طلاق نامہ کو وصول کرنا اسلام میں کوئی شرط نہیں اور نہ ہی لازم ۔

5 اگر اولاد اپنے اس جرم یا کسی اور جرم کی بناء پر کافر دائرۂ اسلام سے خارج ہو چکی ہے اور والد مسلم ہے تو پھر وہ ایک دوسرے کے وارث نہیں ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : ((لاَیَرِثُ الْمُسْلِمُ الْکَافِرَ، وَلاَالْکَافِرُ الْمُسْلِمَ ۔)) 1 [''نہیں وارث ہوگا مسلمان کافر کا اور نہ کافر وارث ہوگا مسلمان کا ۔'']

6 جواب نمبر پانچ میں اس کا جواب بیان ہوگیا ہے ۔ واللہ اعلم ۔ ۱۳ ۳ ۱۴۲۲ ھ

[قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل]

جلد 02 ص 492

محدث فتویٰ